امید ہے، یہ کتاب اسلامی فکر کی درستی اور طریقۂ کار کی تعیین میں دعوت اسلامی کے میدان میں کام کرنے والوں کو رہ نمائی فراہم کرنے والی ثابت ہوگی، نیز امت کو افراط وتفریط کے بھنور سے نکلنے میں بھی مدد کرے گی۔ (محمد جرجیس کریمی)

اسلامی عمرانیات ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی
(شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے افکار کا مطالعہ)

ناشر: القلم پبلی کیشنز، بارہمولہ کشمیر، ۲۰۱۲ء، صفحات: ۲۵۶، قیمت -/۱۶۰ روپیے

علم العمران یا عمرانیات کی اصطلاح دور جدید کی انگریزی اصطلاح Sociology کے مترادف کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ عصر حاضر میں احیاء اسلام کی عالمی تحریکیں چلیں تو مسلمانوں میں علوم وفنون کو اسلام کے بنیادی تصورات وعقائد کی روشنی میں ڈھالنے اور ان کی تشکیل نو کرنے کی بھی تحریک چلی۔ سماجی علوم کی تشکیلِ نو پر بطور خاص زور دیا گیا۔ رفتہ رفتہ اسلامی معاشیات کا مستقل علم وجود میں آ گیا، اس کے بعد نفسیات، سیاسیات، عمرانیات، تاریخ، تعلیم وتدریس، ابلاغیات اور دیگر علوم پر بھی توجہ دی جانے لگی۔

علم العمران یا سماجی علوم کو اسلام کا رخ دینے کا عمل ابھی تشکیلی مرحلے میں ہے، تاہم دوسرے علوم کی طرح اس فن کی ترقی وتکمیل کے بھی پورے امکانات موجود ہیں۔ اسلام کاری کے اس طویل عمل کا ایک ناگزیر مرحلہ اسلاف کی تحقیقات وافکار سے استفادہ اور ان کا تجزیہ بھی ہے۔ اس مرحلہ میں علامہ ابن خلدونؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے افکار کا خصوصی مطالعہ ناگزیر ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے عمرانی فکر وفلسفہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب درج ذیل سات اہم مباحث کا احاطہ کرتی ہے:

۱- اسلامی عمرانیات- تفہیم اور تاریخی ارتقاء، ۲- اللہ کی حجت- شاہ ولی اللہ دہلویؒ، ۳- ارتفاقات کا فکری نظام، ۴- سیاسی افکار ونظریات (حجۃ اللہ البالغہ کے حوالے سے)، ۵- جابرانہ خلافت اور احادیث نبوی سے استدلال، ۶- ملت قصویٰ کا فلسفہ (البدور البازغۃ کا مطالعہ)، ۷- احسان وتصوف کے اصولی مباحث۔

ان موضوعات و مباحث پر فاضل مصنف نے مختلف مواقع پر مقالات قلم بند کیے تھے، جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب اصلاً انہی مقالات کا مجموعہ ہے۔ پہلے مقالے میں علم عمرانیات کے فکری ارتقاء پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ابونصر فارابی، ابن مسکویہ، ابن سینا، ابن رضوان اور علامہ ابن خلدون کا عمرانی نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے مقالہ میں شاہ ولی اللہ کی مختصر سوانح بیان کرنے کے ساتھ ان کی تجدیدی حیثیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ تیسری بحث میں شاہ صاحب کے عمرانی افکار، جو ان کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں 'ارتفاقات' کے عنوان کے تحت مذکور ہیں، بیان کیے گئے ہیں۔ چوتھی بحث میں ان کے سیاسی افکار ونظریات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچویں بحث جابرانہ خلافت و امامت کے انعقاد، اسلامی حکومت کے مزاج، اجزائے ترکیبی، نظام کار، منہاج سیاست، شورائی نظام، امام کی معزولی اور ریاست کے استحکام جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔ چھٹی بحث میں ملت قصویٰ کا فلسفہ، شاہ صاحب کی کتاب البدور البازغہ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ ساتویں بحث میں شاہ صاحب کے نظریۂ تصوف واحسان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس ضمن میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اگرچہ اس کا تعلق انفرادی تعمیر سیرت سے ہے، مگر اس کے اصولی مباحث: عدالت، طہارت، اخبات اور سماحت کے ضمن میں عمرانی افکار سے مربوط ہیں۔

یہ کتاب سماجی علوم سے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے افکار ونظریات کو جامعیت کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ فاضل مصنف نے شاہ صاحب کی تحریروں کے حوالے زیادہ تر براہ راست دیے ہیں، کہیں کہیں ثانوی مراجع سے بھی استفادہ کیا ہے۔ کتاب کا انداز معروضی ہے۔ شاہ صاحب کے فکر و فلسفہ تک رسائی کی دیانت دارانہ کوشش کی گئی ہے، البتہ تجزیہ کرتے ہوئے کہیں کہیں تنقید کا پہلو نمایاں ہو گیا ہے۔ فی الجملہ کتاب قابل مطالعہ ہے، خصوصاً تجدید دین اور احیاء اسلام کے لیے فکر مند رہنے والوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ (محمد جرجیس کریمی)